اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل لاہور
روزنامہ
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
الفضل
لاہور
فی پرچہ ۱؍
یوم پنجشنبہ ۱۵؍ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۳/۸ | ۱۴؍ اخاء ۱۳۳۳ھش ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۵

ملک فیروز خاں نون کی طرف سے اختیارات کی تقسیم اور گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی کی مخالفت

پاکستان مسلم لیگ کنونشن سے پہلے پنجاب کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۲۴؍ اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہوگی

لاہور ۱۳؍ اکتوبر۔ اس ماہ کی ۳۱ تاریخ کو پاکستان مسلم لیگ کی جو قومی کنونشن منعقد ہو رہی ہے۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر ملک فیروز خاں نون نے اس میں شرکت کرنے والے پنجاب کے نمائندوں کی ایک کانفرنس اس ماہ کی ۲۴ تاریخ کو لاہور میں طلب کی ہے۔ آج ایک پریس کانفرنس میں ملک فیروز خاں نون نے بتایا کہ اس کانفرنس میں کنونشن کے لئے پالیسی اور پروگرام بنایا جائے گا مجلس دستور ساز کے جس اجلاس میں آئین کے مسودہ کی منظوری دی جائے گی۔ اس کے لئے دستور ساز کے پنجابی مسلم لیگی ممبروں کو ہدایت دینے کے سوال پر اس کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ ملک فیروز خاں نون نے کہا مجلس دستور ساز کے اس اجلاس میں پنجاب کی طرف سے ان دفعات میں ترمیم کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی جو پنجاب کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں صوبوں اور مرکز کے درمیان اختیارات کی مجوزہ تقسیم کے خلاف ہوں۔ ملک صاحب نے علاقائی دفاع کی حمایت کی۔ آپ نے کہا میں لوگوں کو اس کا حامی بنانے کی کوشش کروں گا ملک فیروز خاں نون نے گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی کئے جانے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی فارمولا میں جو روک ٹوک اور جو توازن تھا اس سے وہ سب الٹ پلٹ ہو گیا ہے۔ انہوں نے مسٹر محمد علی پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ مسلم لیگ پارٹی کے تمام گروپوں کو مسٹر محمد علی پر اعتماد ہے۔

خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کے لئے

برطانیہ کے ایک خفیہ حفاظتی افسر کی تقرری

کراچی ۱۳؍ اکتوبر۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم کے قتل کی مزید تفتیش کے لئے برطانیہ کی خفیہ پولیس کے ایک حفاظتی افسر مسٹر سی ڈبلیو یوربن کو مقرر کیا گیا ہے۔ آج کراچی سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ خان لیاقت علی خان کے قتل کی مزید تفتیش کے لئے حکومت برطانیہ یا امریکہ کے موزوں آدمیوں کی تلاش میں تھی۔ اسے جتنے نام موصول ہوئے۔ ان میں سے حکومت نے مسٹر یوربن کو منتخب کیا ہے۔ برطانیہ نے انہیں پاکستان میں خدمات انجام دینے کی اجازت دے دی ہے۔ اور وہ بہت جلد پاکستان روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر یوربن ہندوستان کے صوبہ بمبئی میں بھی بیس سال تک خفیہ پولیس کے افسر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

بیرونی ممالک میں سعودی عرب کے باشندوں کو ہدایت

ریاض ۱۳؍ اکتوبر۔ بیرونی ملکوں میں سعودی عرب کے باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب اور اسلامی تہذیب و اخلاق کی حفاظت کے پیش نظر عیسائی مشنریوں کے تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کو داخل نہ کرائیں ؛

ملتان میں امدادی کام تیزی کے جاری ہے

ملتان ۱۳؍ اکتوبر۔ ملتان میں سیلاب زدگان کی دوبارہ آبادکاری کا کام تیزی سے جاری ہے۔ سید ھنائی ہیڈ ورکس پر آج پانی کے اخراج میں مزید ایک ہزار کیوسک کی کمی ہو گئی آج صبح وہاں پانی کا اخراج ۱۳۰۵۲ مربع فٹ تھا۔ سیلاب کا پانی اب ملتان اور لودھراں ریلوے لائن کی طرف بڑھ رہا ہے آخری خبریں آنے تک پانی لائن سے صرف پانچ میل دور رہ گیا ہے۔ کل دنیا پور اور مخدوم رشید کے علاقہ میں نصف درجن دیہات پانی کی زد میں آ گئے۔ ملتان بوریوالہ اور ملتان خانیوال کی بڑی سڑکیں اب تک زیر آب ہیں۔ اور ان پر لاریاں نہیں چل سکتیں ؛

نہری پانی کے متعلق بات چیت اگلے مہینے ہونی چاہیئے — عالمی بنک کی تجویز

کراچی ۱۳؍ اکتوبر۔ عالمی بنک نے تجویز پیش کی ہے کہ نہری پانی کا حل معلوم کرنے کے لئے اگلے مہینہ کسی وقت عالمی بنک کے زیر نگرانی پاکستان اور ہندوستان کی بات چیت ہونی چاہیئے۔ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر رابرٹ ایل گارڈنر نے آج کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں یہ بات کہی انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان میں سے کسی حکومت نے اب تک اس تجویز کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ نہری پانی کے حل کے لئے سابقہ منصوبہ ہی بہترین ہے۔ جس کے تحت مغربی دریاؤں کا پانی پاکستان کو اور مشرقی دریاؤں کا پانی ہندوستان کو ملنا چاہیئے ؛

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے تعمیر مکانات اور طبی امداد کا کام آج بھی جاری رکھا

لاہور ۱۳؍ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے تعمیر مکانات کے سلسلہ میں دھوبی منڈی واقع پرانی انارکلی اور دھرم پورہ میں اپنا کام آج بھی جاری رکھا۔ دھوبی منڈی میں دس خدام نے کام کیا۔ اسی طرح دھرم پورہ میں جو کنواں بیٹھ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی کام کیا۔ باقاعدہ تعمیر کا کام انشاء اللہ تعالیٰ کل شروع کیا جائے گا۔ تعمیر کے کام کے علاوہ آج ایک میڈیکل پارٹی مختلف علاقوں میں گئی۔ جہاں تقریباً ایک صد افراد کو دوائیاں تقسیم کی گئیں — مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے سات افراد کے ایک وفد نے جس میں ایک انجنیئر اور دو ڈاکٹر بھی شامل ہیں ملتان جا کر مقامی حکام کو اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے انہیں کبیر والا سنٹر میں کام کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان سے اشتراک عمل کرتے ہوئے وہاں امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ کل وہاں ۵۳ مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ۱۲۵ افراد میں خشک اشیاء تقسیم کی گئیں۔ اور ۱۶ دیہات کا دورہ کیا گیا۔ ملتان کے ڈپٹی کمشنر صاحب اور ریلیف آفیسر صاحب نے خدام کو تعاون کا یقین دلایا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۳؍ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کو بے خوابی اور نقرس کی تکلیف ہے۔ دل کی حالت پہلے سے الحمد للہ بہت بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اورینٹ ایرویز کے طیارہ کو حادثہ

راولپنڈی ۱۳؍ اکتوبر۔ اورینٹ ایرویز کے ایک ہوائی جہاز کو جو سکردو سے راولپنڈی آرہا تھا راستہ میں ایک خشک دریا میں اترنا پڑا۔ طیارہ کے آٹھوں مسافر اور عملہ کے تین آدمی بخیریت ہیں۔ اور انہیں راولپنڈی لانے کے لئے ایک امدادی پارٹی روانہ کر دی گئی ہے محکمہ شہری پرواز کے افسر اس حادثہ کی تحقیقات کرنے کے لئے آج شام راولپنڈی سے سکردو جا رہے ہیں ؛

روس کی چین کو امداد

پیکنگ ۱۳؍ اکتوبر۔ چین کی ۵۰ ہزار ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے روس چین کو ضروری سامان دیگا۔ جمہوریہ چین کی پانچویں سالگرہ کے موقعہ پر روس نے یہ وعدہ کیا ہے روس نے یہ وعدہ بھی کیا ہے۔ کہ وہ ایک سال کے لئے فنی ماہر بھی چین بھیجے گا۔ جو فارموں کا انتظام سنبھالنے میں چینیوں کی مدد کریں گے ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نمازِ تہجد کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر کل لیلۃ فیقول من یسألنی فاعطیہ۔ من یدعونی فاستجیب لہ من یستغفرنی فاغفرلہٗ حتی یطلع الفجر۔ فلذالک یستحبّون صلوٰۃ اٰخر اللیل علی اولہٖ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہمارا بزرگ اور بلند مرتبہ والا خدا ہر رات نیچے اترتا ہے۔ جبکہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی ہوتا ہے۔ اور وہ فرماتا ہے، کون مجھ سے مانگتا ہے۔ میں اسے دوں گا۔ کون مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار کو قبول کروں گا۔ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے۔ میں معاف کردوں گا۔ یہاں تک کہ فجر ہوجاتی ہے۔ اسی لئے آپؐ کے صحابہ رضؓ رات کے پہلے حصہ کی بجائے رات کے آخر حصہ میں نماز پڑھنے کو بہتر سمجھتے تھے۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

(از مورخہ ۲۲/۹/۵۴ تا مورخہ ۱۰/۱۰/۵۴)

گذشتہ اعلان کے بعد دفتر ہذا میں مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے مندرجہ ذیل رقوم بحساب چندہ امداد درویشان وصدقہ وغیرہ موصول ہوئی ہیں۔ جو کہ شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کی حاجات کو پورا فرمائے۔ جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اپنے درویش بھائیوں کی امداد فرمائی ہے۔ اور ان سب کا حافظ وناصر ہو۔ (خاکسار مرزا عزیز احمدؐ ایم۔اے انچارج دفتر حفاظت مرکز (ہند) ربوہ ضلع جھنگ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۴ء)

(۱) لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر احمدؐ صاحب آرام باغ کراچی (برائے صدقہ بکرا) ۳۰-۰-۰

(۲) میر محمدؐ ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سٹماسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ (صدقہ برائے مستحق درویشان) ۵-۰-۰

(۳) جمیل احمد وذکی احمدؐ پسران چودھری بشیر احمدؐ صاحب سندھ (عطیہ برائے درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۴) ڈاکٹر بشیر احمدؐ صاحب میڈیکل کالج کراچی (صدقہ برائے غریب درویشان) ۵-۰-۰

(۵) میر محمدؐ ابراہیم صاحب پسرور منجانب محمدؐ بی بی صاحبہ بتقریب خوشی اولاد (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۶) " " " " رشیدال بیگم صاحبہ " " " " ۵-۰-۰

(۷) ڈاکٹر نذیر احمدؐ صاحب ایبے سینیا بذریعہ حمید احمدؐ صاحب پسر خود (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۸) شیخ اللہ بخش صاحب بزاز لائل پور (امداد درویشاں) ۱۲-۰-۰

(۹) شیخ محمدؐ یوسف صاحب لائل پور " ۱-۰-۰

(۱۰) امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ شمس الدین صاحب سیال بوریوالہ ملتان (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(۱۱) محمدؐ امین صاحب زرگر چنیوٹ بذریعہ جان محمدؐ صاحب ربوہ (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۱۲) ڈاکٹر محمدؐ الدین صاحب عارف والہ بذریعہ چودھری ظہور احمدؐ صاحب ربوہ (امداد درویشان) ۲۰-۰-۰

(۱۳) چودھری مبشر احمدؐ صاحب جمیر سندھ منجانب چودھری بشیر احمدؐ صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشان) ۱۰-۰-۰

(۱۴) چودھری بشیر احمدؐ صاحب بی۔اے ظفر آباد اسٹیٹ سندھ منجانب ذکی احمدؐ وجمیل احمدؐ پسران خود (پانچ پانچ روپے صدقہ برائے غریب درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۱۵) امینہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک عبد الحفیظ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ (صدقہ) ۱۰-۰-۰

ضرورت ہے

ایک ایسے کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ جو محنتی اور دیانتدار ہو۔ انہیں کلینیکل لیبارٹری اور ایکسرے ریڈیو گرافر کا کام کرنا ہوگا۔ اس لئے خواہشمند احباب جو مندرجہ بالا معیار پر پورے اترتے ہوں۔ وہ فوراً مقامی امیر صاحب کی معرفت نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ (نظارت امور عامہ)

ولادت

خاکسار کے بھائی منظور احمدؐ خاں صاحب نسیم کے ہاں ۷/۸ اکتوبر کی درمیانی شب کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب ہو۔ (خاکسار عبد المجید خاں کارکن دعوۃ وتبلیغ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمہ تن دنیاوی امور میں منہمک ہونا خسارت آخرت کا موجب ہے

ایک نوجوان شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر دنیاوی مصائب کی کہانی شروع کی۔ اور اپنے طرح طرح کے ہم وغم بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سمجھایا۔ اور فرمایا:۔ "ہمہ تن دنیاوی امور میں کھو یا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے۔ اور اس قدر جزع وفزع مومن کو نہیں چاہیئے۔" مگر وہ زور زور سے رونے لگا۔ جس پر آپ نے سخت ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرما کر کہا۔ "کہ بس کرو میں ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم وغم میں گرائے جاتے ہیں۔ وہ آگ ہیں۔ جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں۔ میرا دل سخت ہوجاتا ہے۔ ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو جیفۂ دنیا کی تڑپ میں کڑھتا ہے۔" (ملفوظات)

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماء اللہ

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی مستورات کے سامنے مسجد ہالینڈ کی تحریک رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ "اس چندہ میں اس وقت تک ۵۲ ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کا ہے۔ گویا ۶۳ ہزار ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کرکے اسے بھی پورا کریں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ پورا کریں گی۔"

حضور کی تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں غور کرکے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اس ۶۳ ہزار کی رقم کو تین سال پر پھیلا دیا جائے۔ اور ۲۱ ہزار سالانہ رقم جمع کی جائے۔

لیکن افسوس ہے۔ کہ سال کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک صرف سات ہزار چھ سو روپے کی رقم اس مد میں جمع ہوئی ہے۔ گویا وعدہ کی ہوئی رقم کا ایک تہائی حصہ۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ اس سے قبل احمدی مستورات چندہ کے معاملہ میں ہمیشہ ہی مردوں کو شکست دیتی رہی ہیں۔ اور جب انہوں نے وعدہ کیا۔ ہمیشہ پورا کر دکھایا۔ پس لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی لجنات میں دورہ کرکے اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت تک صرف ۱۱۹ لجنات کی طرف سے مسجد ہالینڈ کا چندہ آیا ہے۔ حالانکہ ڈھائی صد کے قریب لجنات ہیں۔ اور بہت سی ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ لیکن احمدی مستورات موجود ہیں۔ پس جہاں لجنات موجود نہیں۔ وہاں کی مستورات اپنا چندہ جلد از جلد براہِ راست بھجوا دیں۔ اور جہاں لجنات ہیں۔ ان کی عہدہ دار کوشش کریں۔ کہ کوئی عورت اس چندہ میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائے۔ امید ہے کہ اس اعلان کو پڑھنے کے بعد بہنیں اپنی پوری کوشش صرف کرکے مسجد ہالینڈ کا چندہ جمع کریں گی۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کیلئے اعلان

سکول ہذا ۲ر اکتوبر سے گرمیوں کی رخصتوں کے بعد باقاعدہ کھل گیا ہے۔ اور پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔ بعض طلباء ابھی تک نہیں آئے۔ چونکہ اب ریل گاڑیاں ربوہ باقاعدہ آنی جانی شروع ہوگئی ہیں۔ اس لئے طلباء کے سرپرست صاحبان ایسے بچوں کو جو ابھی تک نہیں آئے فوراً بھجوا دیں۔ آمدورفت کے وسائل ہر طرف سے موجود ہیں۔ مزید غیر حاضری کی صورت میں نام خارج ہوجائے گا۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

میاں غلام محمدؐ صاحب اختر ریٹائرڈ سینئر پرسنل آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے صاحبزادے حمید اختر صاحب کے متعلق لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بفضلہ تعالےٰ ان کی صحت اب پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ اور کامیاب وبامراد واپسی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

قائدین مجالس ضلع ملتان متوجہ ہوں

ضلع ملتان کا ضلعوار تقریری مقابلہ مورخہ ۲۱/۱۰/۵۴ بوقت ۹ بجے صبح خانیوال میں قرار پایا ہے۔ لہٰذا قائدین حصہ لینے والے خدام کو وقت مقررہ پر بھجوا دیں۔ معیار اور عنوان وہی ہوں گے۔ جو مورخہ ۵/۱۰/۵۴ کے الفضل صفحہ ۴ پر مرکز کی طرف سے شائع ہوچکے ہیں۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان معرفت انگلش [illegible] سکول خانیوال)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۴ اخاء ۱۳۳۳ہش

ہمارا حقیقی مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء کل کے الفضل میں شائع ہوکر ناظرین کرام کے پاس پہنچ چکا ہے۔ یہ خطبہ ایک صدا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل سے بلند ہوئی ہے۔ اس میں حضور نے وقف کے لئے قوم کو بلایا ہے۔ اور یہ خطبہ اس قابل ہے۔ کہ احمدیوں کی ہر مجلس ہر موقع پر اور خاصکر ہر جمعہ کے روز پڑھ کر صرف سنایا ہی نہ جائے۔ بلکہ جماعتوں کے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ اس پر عمل کرانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور جب تک ایک خاصی تعداد نوجوانوں کی وقف نہ کرلے۔ دم نہ لیں۔

ہمیں اس بات پر تعجب نہیں ہے۔ کہ ایسا خطبہ حضور نے پہلے کیوں نہ فرمایا۔ بلکہ اس بات پر تعجب ہے۔ کہ حضور کو ایسا خطبہ فرمانے کی ضرورت ہی کیوں محسوس ہوئی ہے۔ ایک ایسی جماعت جس کے ہر فرد نے یہ عہد کرکے بیعت کی ہوئی ہے کہ

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

ایسی جماعت کو یہ یاد دلانا کہ اس کے نوجوان زندگی وقف کریں۔ تعجب خیز نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر ہمیں اس جماعت میں شامل ہونے کے لئے کسی حکیم نے تو نہیں کہا۔ ہم اپنی خوشی سے اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور یہ جانتے ہو جھتے شامل ہوئے ہیں۔ کہ ہم کو غیر معمولی قربانیاں دینی ہونگی۔ جو شخص اس جذبہ سے اس جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ تو سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ جماعت میں شامل ہی نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہم کہیں گے۔ کہ وہ اس جماعت میں شامل ہونے کا اہل ہی نہیں ہے۔ وہ محض مفاد پرست ہے۔ اس کی ذات کا جماعت کو تو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

جو شخص حقیقی طور پر علیٰ وجہ البصیرت اس جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ وہ اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر شامل ہوتا ہے۔ نہ اس کی جان نہ اس کا مال نہ اس کا وقت اور نہ کوئی اس کی چیز اس کی اپنی رہتی ہے۔ وہ سارا کا سارا جماعت کا بن جاتا ہے۔ وہ سر سے پاؤں تک جماعت کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔

جو شخص مثلاً اپنا دنیاوی کیریر بنانے کے لئے اس جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ اس کو سخت مایوس ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ خیال جو کیریر بنتا ہے۔ وہ دنیا جہان سے نرالا ہے۔ اگر وہ سرکاری یا نجی نوکری کرتا ہے۔ یا تجارت پیشہ ہے یا ... روزی کماتا ہے۔ خواہ کسی طرح سے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔ اور وہ واقعی جماعت میں خلوص سے داخل ہے۔ تو اس کی تمام کمائی در اصل اسی کام میں صرف ہوتی ہے۔ جس کام کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ البتہ وہ اپنے معیار کے مطابق اپنی کمائی میں سے اپنی اور اپنے بال بچوں کی پرورش کے لئے خرچ کرنے کا مجاز ہے۔ باقی سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ وہ ہر احمدی کے دل کی بات بیان کی ہے۔ ہر احمدی اسی طرح سوچتا ہے۔ اور اپنے فرائض کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اب غور فرمایئے جبکہ ہمارا سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ تو پھر جو نوجوان اپنی زندگی دین کے کام کے لئے وقف کرتے ہیں۔ وہ جماعت کے نقطۂ نظر اور اسکی حقیقی غرض کے لحاظ سے کوئی غیر معمولی کام نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ وہی کرتے ہیں۔ جو ہر احمدی کا فرض ہے۔ جس طرح ہر احمدی کا کھانا پینا۔ چلنا پھرنا۔ سونا جاگنا الغرض ہر فعل خدمتِ دین کے لئے وقف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح واقفین کا ہر فعل خدمتِ دین کے لئے وقف ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ جو نوجوان اپنے امام کے مطالبہ پر اپنی زندگی وقف کرتے ہیں۔ وہ ایک جماعتی نظام کے مطابق اور اس پروگرام کے مطابق خدمتِ دین کرتے ہیں۔ جو خاص طور پر ہمارا پیارا امام ان کے لئے تیار کرتا ہے۔ اور اس کے لئے ان کو باقاعدہ طور پر تربیت دی جاتی ہے۔

اس بات کو ہر احمدی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک تربیت یافتہ انسان جس کام میں اس کو تربیت دی گئی ہے۔ اس سے بہتر طریق پر کرتا ہے۔ جس کو اس کے لئے تربیت نہیں دی گئی۔ اس لئے حقیقت تو یہ ہے۔ کہ تمام احمدی خدمتِ دین کے لئے شروع ہی سے وقف ہیں۔ ورنہ ان کے احمدی ہونے کا کوئی مطلب ہی نہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو وقف کا مطالبہ کیا ہے۔ تو اس کا مطلب سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کی تربیت دی جائے۔ اور ان کو خدمتِ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ کارآمد بنایا جائے۔

ہم آخر میں پھر افسوس سے عرض کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپیل کرنی پڑی ہے۔ کہ نوجوان زندگی وقف کریں۔ [illegible]

اور خود ان کی بیعت ہی در اصل وقفِ زندگی کا عہد ہے۔ کتنا افسوس ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ جو خدمتِ دین کی تربیت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ امسال اس میں صرف ایک طالب علم داخل ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اپنے مقصد کو بھول گئی ہے۔ جاگ نہیں رہی بلکہ سو رہی ہے۔ جس کو سختی سے جگانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جہاں بھی دو احمدی اکٹھے ہوں۔ کوئی مجلس ہو۔ کوئی جمعہ ہو۔ یا کوئی اور تقریب ہو۔ وہاں حضور کا یہ خطبہ جو ہے تو مختصر مگر از حد ضروری ہے۔ ضرور سنایا جائے۔ اور احمدی نوجوانوں کی توجہ اپنے فرائض منصبی کی طرف کرائی جائے۔ تاکہ وہ اس کام کے لئے تربیت حاصل کریں۔ جو ان کی زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ ورنہ......

سیلاب زدگان کیلئے کم سے کم وقت میں چندہ جمع کرکے مرکز میں بھجوایئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں:۔

”اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کرلوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کرونگا بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر ادا کردو۔“

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قابل فروخت حصص

اس کمپنی کے ساڑھے سترہ ہزار حصوں میں سے ساڑھے چار ہزار کے قریب حصص قابل فروخت ہیں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ اور ان کے دل میں اسلامی لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور کتب کی اشاعت کے لئے تڑپ پیدا کی ہے۔ وہ حسب استطاعت اس کے حصے خریدیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے۔ آمین۔ ایک حصہ بیس روپے کا ہے۔ جو چار قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔ پہلی قسط پانچ روپے کی ہے۔ درخواست کے لئے فارم مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کیا جائے:۔ دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا ایک ضروری اعلان

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی طرف سے مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ بعض جماعتوں نے ان سے پورا تعاون کرتے ہوئے انتہائی اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ جس پر کمپنی ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ خواجہ صاحب جہاں جہاں الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص فروخت کرنے کے لئے پہنچیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان سے کما حقہٗ تعاون فرماویں۔

(چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ)

سندھ سکرٹریٹ میں اسٹنٹوں کی ضرورت

سندھ پبلک سروس کمیشن کے زیر انتظام ایک امتحان مقابلہ برائے انتخاب اسسٹنٹس نومبر ۱۹۵۴ء میں ہوگا۔ تنخواہ ۱۵۰ — ۲۲۰ الاؤنس علاوہ فیس امتحان -/۱۵ روپے۔ شرائط:۔ باشندہ صوبہ سندھ یا ایک سال سے رہائش پذیر۔ قانون یا سائنس یا کامرس کا گریجوایٹ فارم داخلہ قیمتی ۸ آنے۔ تفصیلات کے لئے ۱½۳ آنے کا واپسی لفافہ بھیجکر سکرٹری صاحب سندھ پبلک سروس کمیشن نیپیئر بیرکس کراچی ۔۔۔ کو لکھیں۔ آخری تاریخ برائے درخواست ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء (ڈان ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تأثراتِ قادیان

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

سات سال کی طویل مدت کے بعد دیارِ حبیب کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، راقم الحروف مولانا ابو العطاء صاحب اور عبد الوہاب صاحب افریقن طالب علم اگست کے پہلے ہفتہ میں قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ نہ پوچھئے کہ ہمارے اس وقت کیا جذبات تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور لبوں پر مسنون دعائیں۔

ایک دن لاہور میں ویزا کی نذر ہوا۔ اگلے دن امپیریل بنک سے پاکستانی کرنسی تبدیل کروا کر واہگہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آج سے سات سال پہلے شام کے وقت اسی سڑک سے ہم پناہ گزینوں کی لاریاں گذری تھیں۔ سب سے پہلے ہندوستان پولیس کی چوکی پر پاسپورٹ معائنہ کے لئے پیش کئے۔ پاسپورٹ پر پاکستانی پولیس نے بیس منٹ میں ضروری اندراج کر لئے تھے۔ اسی پاسپورٹ پر اندراجات ہندوستانی پولیس چار گھنٹہ سے پہلے نہ کر سکی۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم ہندوستانی کسٹم آفس میں پہنچے۔ یہاں اگر کسٹم والے آفیسرز اور کارکنان کا شکریہ ادا نہ کروں تو ناشکری ہوگی۔ بے حد خلیق اور مروت سے پیش آئے۔ انہوں نے بہت جلد ہمیں فارغ کر دیا۔ کسٹم کے آفس سے فارغ ہونے کے بعد ہم بذریعہ موٹر امرتسر پہونچے۔ وہاں سے گاڑی پر بیٹھ کر ہم بٹالہ کے لئے روانہ ہو گئے (واہگہ سے پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے) یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ انڈین گورنمنٹ نے برانچ لائن سے انٹر کلاس اڑا دی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے غیر مسلم معززین بھی تھرڈ کلاس میں ہی بیٹھے تھے۔ ہندوستانی گاڑیوں کا وہی رنگ تھا۔ جو تقسیم سے قبل .R .W.N کی گاڑیوں کا، لیکن نام سودیشی تھے جیسے جنتا ایکسپریس وغیرہ۔ بٹالہ کے لئے گاڑی روانہ ہوئی۔ راستہ میں جگہ جگہ ٹیوب ویل لگے ہوئے دیکھے۔ ہر طرف سبزہ سبزہ ہی تھا۔ پانی کی فراوانی تھی۔ کہیں کہیں گاؤں کی مسجدیں نظر آتیں۔ لیکن ان کے مینارے ۱۹۴۷ء کی نذر ہو چکے تھے بعض مساجد انسانی دستبرد سے محفوظ بھی دکھائی دیتی تھیں۔

تمام سٹیشنوں کے تختوں پر اکالی رنگ (پیلا) پینٹ کیا ہوا تھا۔ تمام گاڑی کے مسافروں کی توجہ کا مرکز ہم مسلمان تھے۔ بٹالہ پہنچکر قادیان کے لئے گاڑی بدلی۔ بٹالہ پہنچکر وضو کی۔ گاڑی چلی تو نظریں منارۃ المسیح کی تلاش میں لگ گئیں۔ بارے خدایا وڈالہ گرنتھیاں سے گزر کر وہ سفید منارہ نظر آیا۔ بے اختیار آنسو امڈ آئے۔ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھ گئے۔ باری تعالیٰ سے التجائیں کیں۔ نہر قریب آئی آنسو پونچھے۔ اب نظروں نے قادیان کے در و دیوار کو تلاش کرنا شروع کیا۔ ایک ایک محلہ ایک ایک گھر نظر کے سامنے سے گزرا۔ ہمارا افریقن ساتھی بار بار کہتا۔ کہ قادیان اتنا بڑا شہر تھا۔ سٹیشن سے تانگہ لیا۔ تھانہ میں پاسپورٹ درج کروا کر ہم مہمان خانہ پہونچے۔ ریلوے روڈ سے بازار تک بلکہ کچھ آگے تک سڑک پختہ تھی۔ (تار کول والی) اس کے بعد ہوزریوں کے سامنے سے ہو کر خاکروبوں کے محلہ کی طرف سڑک پختہ تھی۔ اور تانگے بازار کی بجائے اسی پختہ سڑک پر جاتے تھے۔ وہاں سے مہمان خانہ کی طرف تانگہ جاتا تھا۔ بھائی سراج دین صاحب موذن منارۃ المسیح۔ خان عبد الاحد صاحب (بادی گارڈ حضرت اقدس) ملے۔ مہمان خانہ میں پہنچکر ان کوارٹروں میں ٹھہرے۔ جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے بنوائے تھے۔ میز چارپائیاں۔ کرسیاں۔ برتن۔ ہر چیز میر صاحب کے زمانہ کی تھی۔ اس شفیق استاد کی شفقتیں۔ سلسلہ کے اس بزرگ کے سلوک یاد آنے لگے۔ کھانا کھایا نمازیں پڑھیں۔ مسجد مبارک میں باجماعت تہجد ادا کی۔ مسجد مبارک میں نماز تہجد باقاعدہ باجماعت ہوتی ہے۔ صبح تہجد کی نماز سے پہلے سیالکوٹ کے ایک بزرگ گلی کوچوں میں پھر کر گا کر پڑھتے رہیں ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

اور فارسی کا یہ شعر ؎

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

معلوم ہوتا ہے اس مصرعہ کا مفہوم درویشان قادیان نے خوب سمجھا ہے۔

ہر شب شبِ قدر است اگر قدر بدانی

اور پھر جب سپیدہ سحر نمودار ہوتا ہے۔ تو مسیح پاک کے سفید منارہ سے بھائی سراج دین صاحب اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں۔ تو ایک عالم جھوم جاتا ہے۔ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد مسیح پاک کی آخری آرام گاہ پر پہنچے۔ دعا کے بعد استاذی المحترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی قبر پر دعا کی۔ اس کے بعد والدہ کی قبر پر حاضر ہوا۔ اور دعا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باغ جو بہشتی مقبرہ سے ملحق ہے اس میں جس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک رکھا تھا اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پختہ اینٹوں سے دائرہ کی شکل وہاں بنا دی گئی ہے۔ بہشتی مقبرہ کے گرد مضبوط چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ چاروں کونوں میں چار بالاخانے بنا دیئے گئے ہیں۔ اب باغ کے گرد پختہ دیوار ہونے والی تھی۔ (اس میں بھائی خدا بخش صاحب نے (جو قلی کا کام کرتے تھے) تمام عمر کا اندوختہ پندرہ صد چندہ دیا ہے)

باغ میں جس جگہ حضور اپنے خدام کے ساتھ فروکش ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ وہاں چبوترہ تو تقسیم سے پہلے بن گیا تھا۔ اب اس پر ٹین کی چھت ڈال دی گئی ہے۔ جب آپ لنگر خانہ کی طرف سے باغ میں داخل ہونگے تو سامنے ایک درخت کے ساتھ ایک بڑا بورڈ آویزاں ہے۔ جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

"جنازہ گاہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مقام ظہور قدرتِ ثانیہ" اور ہاتھ کے اشارہ سے جانب غرب اشارہ کیا گیا ہے۔ ان مقدس مقامات کی نشاندہی اور اس کے ریکارڈ محفوظ کرنے میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور مرزا برکت علی صاحب کی مساعی کا بہت بڑا دخل ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مرزا برکت علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیت الدعا۔ حضرت ام المومنین کی رہائش کے کمرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس کمرہ میں ولادت ہوئی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جس کمرے میں ولادت ہوئی تھی وہ کمرہ بھی دکھایا۔ حضرت ام المومنین کا کنواں۔ تائی صاحبہ کا کنواں۔ تمام تاریخی مقامات دکھلائے جزاء اللہ احسن الجزاء۔

قادیان کے لیل و نہار

قادیان میں درویش نماز باجماعت کی بڑی شدت سے پابندی کرتے ہیں۔ نماز کی انتظار میں مساجد میں تلاوت قرآن یا ذکر الٰہی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ شور و شغب سے بکلی احتراز ہوتا ہے۔ مسجد مبارک میں تہجد باجماعت ہوتی ہے۔ بیت الدعا اللہ سے التجا کرنے والوں سے آباد رہتی ہے۔ الغرض قادیان کی فضا ذکر الٰہی اور دعاؤں سے معمور ہے۔ فجر کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی یہ مجاہد مؤذن جب تکبیر کی صدا بلند کرتے ہیں۔ تو قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور حال یہ ہے کہ ہمیں کئی درویشوں کے متعلق پتہ چلا کہ انہیں پیٹ بھر کر دونوں وقت روٹی بھی میسر نہیں ہوتی۔ سچی بات یہ ہے کہ احمدیت جو تبدیلی ہم میں پیدا کرنا چاہتی ہے۔ وہ ان درویشوں میں ہی نظر آتی ہے۔ ہمارے بعض درویش بھائی وہاں دوکانیں اور تجارتیں بھی کرتے ہیں۔ اور بعض تو ان میں اپنے فن میں بڑے کامیاب ہیں۔ مثلاً منور احمد صاحب فوٹو گرافی کی دوکان کرتے ہیں۔ چوہدری محمد طفیل صاحب غلہ منڈی میں دوکان کرتے ہیں۔ صوفی علی محمد صاحب جو کہ ٹانگوں سے معذور ہیں۔ سلائی کی مشینوں کی مرمت کرتے ہیں۔ دفاتر میں باقاعدہ کام ہوتا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہندوستان کی جماعتوں کی نگرانی کرتی ہے۔ پریس (جو کہ تقسیم سے قبل ہمارا ہی تھا) حکومت سے خرید لیا گیا ہے۔ امید ہے جلد انشاء اللہ سلسلہ کا لٹریچر اس میں چھپنا شروع ہو جائے گا۔ بدر باقاعدہ قادیان سے نکل رہا ہے۔

ایک احمدیہ شفاخانہ الفضل کے دفاتر میں قائم ہے۔ جس کے انچارج ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ہیں۔ ہمارے اس ہسپتال میں غیر مسلم بھی آتے ہیں اللہ کے فضل سے ہمارے اس شفاخانہ کے ذریعہ خدمت خلق بھی بوجہ احسن ہو رہی ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں لوئر مڈل سکول یا پرائمری سکول کھولا گیا ہے۔ جس میں غیر مسلموں کے بچے بھی پڑھتے ہیں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ تحریک جدید کے دفاتر میں دفتر زائرین قائم ہے وہ دوست جو قادیان میں زیارت کے لئے آتے ہیں۔ یہ دفتر انہیں سلسلہ کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچاتا ہے۔

اب تک ہزاروں غیر مسلم احباب اس غرض کے لئے قادیان آچکے ہیں۔ شروع شروع میں تو درویشان کی جو کیفیت تھی۔ اس کا اندازہ وہ احباب آسانی سے کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۴۷ء کے پر آشوب ایام دیکھے ہیں۔ لیکن اب حالات قدرے پرسکون ہیں۔

قادیان میں بھائیہ قوم کے افراد کافی تعداد میں بسے ہیں۔ یہ لوگ سائیکل پر روزانہ آٹھ آٹھ دس دس میل تک باہر نکل جاتے ہیں۔ اور دیہات میں پھر کر سودا بیچتے ہیں۔ جس کی وجہ سے شہروں میں گاہک اتنے نہیں ہوتے۔ مجھے ان دنوں میں کاہنووان (جو کہ قادیان سے سات میل جانب شمال مشرق ہے) میں جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ وہاں کے ہندو دوکاندار بھی یہ شکایت کرتے پائے گئے کہ قصبہ کی دکانیں چالیس فیصدی رہ گئی ہیں۔ ساٹھ فیصدی کساد بازاری کی وجہ سے بند ہو گئی ہیں۔ باوجود اس کے کہ نہروں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ پھر بھی غلہ وہاں پاکستان کی نسبت مہنگا ہے۔ مشرقی پنجاب میں گوشت کا تو کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پھر بھی دودھ گھی پاکستان کی نسبت وہاں مہنگا تھا۔ (باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

گولڈ کوسٹ میں یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر
عظیم الشان جلسہ

الفضل کے نامہ نگار خصوصی مقیم گولڈ کوسٹ کے قلم سے

گولڈ کوسٹ کے دوسرے بڑے شہر کماسی میں جماعت احمدیہ کماسی کے زیر اہتمام ۲۵ ستمبر کو سٹی ہال میں یوم پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج احمدیہ مشن اشانٹی نے ایک ماہ پیشتر اس جلسہ کے انتظامات شروع کئے۔ ان ممالک میں سٹی ہال کی بکنگ ایک کارداد والا معاملہ ہے۔ کیونکہ بے شمار ملکی سوسائٹیاں اور کلب کئی کئی ماہ پیشتر ہال بک کروا رکھتے ہیں۔ اس کے پیش نظر مولوی صاحب موصوف نے ایک ماہ پیشتر ۲۵ ستمبر ایک بجے بعد دوپہر سے چھ بجے شام تک کماسی سٹی ہال بک کروایا۔

ایک عیسائی دوست مسٹر اے سٹام پرنسپل ٹریننگ کالج کماسی نے دعوت کو منظور کیا۔ یہ جرمنی کے باشندہ ہیں اور عرصہ سے یہاں ایک عیسائی مشن میں کام کر رہے ہیں۔ کماسی میں مقیم سندھی ہندوؤں سے متعدد مرتبہ ملے تاکہ ان میں سے کوئی دوست حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کریں۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا۔ لیکن عین وقت پر ہال میں معذرت کردی۔

اس جلسہ کے لئے بڑے سائز کے رنگین پوسٹر چھپوائے گئے۔ جو احمدیہ کالج کماسی کے طلباء نے شہر بھر میں چسپاں کئے۔ دو مقامی روزناموں میں اس جلسہ کا اعلان شائع ہوا۔ دعوت نامے شہر کے مسلم اور غیر مسلم معززین کو بھجوائے گئے۔ کماسی کے گرد و نواح میں تمام احمدیہ جماعتوں کو اطلاع بھجوائی گئی۔ جس پر چالیس چالیس میل کے فاصلہ سے احباب جماعت اس جلسہ کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کے مطابق جلسہ ٹھیک ½۲ بجے شروع ہوا۔ یہ تاریخی ہال معزز سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ یوروپین۔ شامی اور ہندو اصحاب کے علاوہ مقامی مسلم معززین خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کا مطبوعہ پروگرام حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔

سب سے پہلے محترم الحاج الحسن عطا سینئر آفیسر کماسی ٹاؤن کونسل نے اس جلسہ کے مجوزہ صدر قریشی محمد افضل صاحب قائمقام امیر گولڈ کوسٹ کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ ازاں جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ محترم ابراہیم صاحب نے بلند آواز سے قرآن کریم کا وہ حصہ خوش الحانی سے پڑھا جس میں جملہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا واجب قرار دیا گیا ہے۔ جس کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کی۔ تقریر کی چھپی ہوئی کاپیاں ساتھ کے ساتھ حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد افریقن احمدی مبلغ مسٹر ابراہیم جمعہ نے حضرت بدھ علیہ السلام کے حالات زندگی اور ان کی تعلیم کا خلاصہ دلکش رنگ میں بیان کیا۔ ان کے بعد ریورنڈ اے سٹام نے حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات زندگی بیان کئے۔ ازاں بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا۔ تقریر کے اختتام پر محترم کلیم صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق غیر مسلموں کے لکھے ہوئے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جس سے حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم سعود احمد صاحب بی اے آنرز بی ٹی وائس پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کماسی نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی بیان کئے۔ آپ نے خصوصیت سے حضور کی ان عظیم الشان تصنیفات کا ذکر کیا جن میں حضور نے اسلامی تعلیمات کا بے نظیر فلسفہ بیان کیا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام اور سائنس کا پہلو نمایاں طور پر پیش کیا۔

ہر تقریر کے خاتمہ پر تقریر کا خلاصہ مقامی اشانٹی زبان میں محترم عبدالحکیم صاحب نے بیان کیا۔ تقاریر کے اختتام پر مسٹر عبداللہ عیتی نے جماعت احمدیہ کماسی کی طرف سے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور چھ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پایا۔ (نامہ نگار)

دعائے مغفرت

"میری بیوی مبارکہ بیگم بنت ڈاکٹر میر محمد علی خانصاحب از لقبوی۔ مورخہ ۸ اکتوبر اس دنیائے فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ کر گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ مخلص احمدی نیک سیرت اور اعلےٰ کردار کی مالک تھیں۔ آج کل ملتان میں قیام پذیر تھیں اور علاج کے سلسلے میں چند روز ہوئے گجرات لائی گئیں۔ اور یہیں داعی اجل کو لبیک کہہ کر مرحومہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اپنے پیچھے ایک کمسن لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر کے لئے دعا کریں۔

(مرزا انور بیگ فیروزپوری)

مکہ شریف میں علماء اسلام کا اہم اجتماع
علماء اور عوام کے لئے اصلاحی پروگرام

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

مکہ شریف کے اخبار "ام القریٰ" مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا ہے کہ ۲ ذوالحجہ کو یونس مصر اور بعض دیگر ممالک کے بڑے بڑے علماء مملکت عربیہ سعودیہ کے مفتی اکبر کے مکان پر حاضر ہوئے اور عالم اسلام کی حالت پر تبادلۂ خیالات کیا۔ مسلمانوں کے اس دور انحطاط کو ترقی اور عروج سے بدلنے کے لئے غور و فکر کیا گیا۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ موجودہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں اور قرآن شریف پر عمل پیرا ہوں۔ اس اہم اجتماع میں مندرجہ ذیل چار امور طے پائے۔

اوّل۔ تمام ممالک میں نئی پود کی اسلامی تربیت کی جائے۔ اور انہیں ٹھیک طور پر قرآن مجید کی تعلیم دی جائے۔ تاکہ آئندہ نسل الحاد و دہریت کے خطرناک سیلاب کا مقابلہ کر سکے۔ اور اس کے اندر نیکی اور صلاحیت پیدا ہو سکے۔

دوم:۔ مسلمان جماعتوں اور مسلمان حکومتوں کو اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پورے طور پر ہتھیار بند ہونا چاہیئے۔ اور موجودہ زمانہ کے جہاد میں پورا حصہ لینا چاہیئے۔ اسلام نے دشمنوں کے مقابلہ میں قوت اور طاقت کے ساتھ تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس نے اس بارہ میں کوئی حد بندی نہیں کی۔ قرآن کریم نے اس تیاری کے لئے مثالیں بیان کی ہیں۔ تاکہ مسلمان ہر زمانہ کے مناسب حال تیاری کریں اور دشمنوں کی تعدی اور شرارت سے بچنے کے لئے تیار رہیں

سوم:۔ ہر فرد کا فرض ہے۔ اور ہر حکومت کی بھی ذمہ داری ہے۔ کہ اپنی طاقت اور مقدرت کے مطابق دین اسلام کی عزتمندی اور امت مسلمہ کی عظمت کے قیام کے لئے تندہی سے کام کرے۔

چہارم:۔ علماء کا فرض ہے کہ اپنے دینی فریضہ کو علمی اور عملی طور پر ادا کریں۔ اور عام مسلمانوں اور آئمہ کی خیر خواہی میں منہمک رہیں۔ اور انہیں امور دینیہ کی تعلیم دیتے رہیں۔ یہاں تک کہ تمام مسلمانوں کو دین کی حقیقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقصد بعثت سے پوری پوری واقفیت ہو جائے۔ اور وہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کر لیں۔ اور کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لئے وہ سب متفق اور متحد ہو جائیں۔

یہ وہ چار فیصلے ہیں یا چار تجویزیں ہیں۔ جو اخبار ام القریٰ کے بیان کے مطابق امسال حج کے موقعہ پر علماء نے پاس کیں۔ مگر سوال تو عمل کا ہے۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ مسلمان قرآن پر عمل کریں۔ اور علماء متحد ہو جائیں۔ تو کایا پلٹ سکتی ہے۔ مگر سوچنے والی بات تو یہی ہے۔ کہ اس کے لئے . . . . . . جس ایمان کی ضرورت ہے۔ وہ کیسے پیدا ہو؟

(ابو العطاء جالندھری)

جماعتوں کے امراء اور مبلغین کرام توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم و تربیت نے مجلس مشاورت کے فیصلہ اور صدر انجمن کے ریزولیوشن ۲۶۹ مؤرخہ ۲۹/۵/۵۴ کی تعمیل میں جماعتوں کے امراء صاحبان اور مبلغین کرام کی خدمت میں چٹھیاں بھجوائی ہیں۔ اور ان میں نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ سفارشات میں سے ایک سفارش کو نقل کیا ہے۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے۔ اور درخواست کی ہے۔ کہ امراء اور مبلغین کرام مہربانی کر کے نام بنام جماعتوں کے تربیتی حالات کے متعلق رپورٹ بھجوائیں۔ چٹھیوں میں تفصیل دی گئی ہے اس جگہ صرف اشارہ کافی ہے۔ یہ نوٹ بطور یاد دہانی ہے۔ کہ امراء اور مبلغین صاحبان توجہ فرمائیں اور رپورٹ جلد سے جلد مرتب کر کے نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ اس وقت تک امیر صاحب ضلع جھنگ کی طرف سے رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔ جب کہ باقی امراء اور مبلغین کی طرف سے رسید تک بھی موصول نہیں ہوئی۔ یہ کام پوری توجہ کو چاہتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

از عزیز بیگ صاحب

خطرناک رجحانات

(نوائے وقت ۹ر اکتوبر ۱۹۵۴ء)

گورنر جنرل پاکستان کے اختیارات میں جس طرح کمی کی گئی ہے۔ اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے ہم نے اپنی سابقہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ انہوں نے غالباً ایک اچھا کام نہایت ہی بُرے طریقے سے سرانجام دیا ہے۔ اس آئینی تختہ اُلٹنے کے کام کا مفصل اور مزید جائزہ لینے کے بعد ہمیں اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ جن افراد نے یہ کھیل رچایا ہے۔ وہ ایک ایسی ٹولی کے نمائندہ ہیں۔ جن کی قیادت و اقتدار کے لئے ہوس نے انہیں اس قدر اندھا کر دیا ہے۔ کہ انہیں ملک کی موجودہ اور آئندہ بہبود کا مطلق احساس و خیال نہیں رہا۔ ان کا اس اقدام کا بعض حلقوں میں اس بنا پر خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ ایک جمہوری اقدام ہے لیکن اگر اس اقدام کے پس پردہ محرکات و مقاصد کا سرسری جائزہ بھی لیا جائے۔ تو اصل داستان منظر عام پر آ جاتی ہے۔ اور ہر محب وطن پاکستانی اس بات پر تشویش و اضطراب اور خوف کا اظہار کرے گا۔ کہ اس کام کے لئے کیا کھیل رچایا گیا۔

پانچ سوالات

اس اقدام کے داعی اور تائید کرنے والے اصحاب کے سامنے ہم پانچ سوال پیش کرتے ہیں۔

(۱) جس غیر شائستہ عجلت اور تیزی سے اس بل کو منظور کیا گیا۔ وہ اس کا کیا جواز پیش کر سکتے ہیں جب کہ وزیر اعظم پاکستان نے قطعی الفاظ میں یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ نیا آئین قائد اعظمؒ کے آئندہ یوم ولادت پر پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

(۲) اگر جمہوری وجوہ و اسباب کی بناء پر گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی ناگزیر ہو گئی تھی۔ تو کیا یہی جمہوری وجوہ و اسباب اس بات کے متقاضی نہیں تھے۔ کہ صوبائی گورنروں کے اختیارات میں بھی اسی طرح کمی کر دی جائے؟

(۳) اگر سب غیر جمہوری قوانین ہی ختم کرنے مقصود ہیں۔ تو سیفٹی ایکٹ، فرنٹیر کرائم ریگولیشنز، بنگال ریگولیشنز اور سیکیورٹی قانون کے بارے میں آپ کا طرز عمل کیا ہے؟

(۴) اگر اسمبلی کے قواعد و ضوابط یہ تقاضہ کرتے ہیں۔ کہ کسی اہم بل کو پیش کرنے کے لئے کم از کم ۵ دن کا نوٹس دیا جانا چاہیئے۔ تو اس قانون کے لئے اس ضابطہ کا کیوں احترام ملحوظ نہیں رکھا گیا

(۵) آخر کیا وجہ ہے کہ یہ بل ایک غیر سرکاری رکن نے پیش کیا۔ جب کہ ماضی میں اس قسم کے جملہ بل ہمیشہ حکومت کے ارکان کی طرف سے پیش کئے جاتے رہے ہیں۔

آمرانہ سیاسی نظریات کی جگہ اگر ان کے پیش نظر اتنا عظیم و رفیع مقصد تھا۔ تو انہوں نے اس کے لئے جو ذرائع اختیار کئے۔ وہ کس طرح دیانتداری سے ان کا جواز پیش کر سکتے ہیں؟ شاید یہ مقصد ہی اتنا عظیم تھا۔ کہ انہوں نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔ کہ انہیں اپنی آئین سازی کا لبادہ اُتار پھینکنا چاہیئے۔ اور مجرموں کی ٹولی کے اطوار کا مظاہرہ کرنا چاہیئے...... انہوں نے چوری چھپے اپنا اجتماع کیا۔ پُر اسرار طور پر نقل و حرکت کی۔ اور نہایت راز داری سے بل کو منظور کر دیا۔

جمہوریت کیلئے زنجیریں

ہمارے لئے یہ بات کم از کم باعث اطمینان ہے کہ صورت حال روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ پروڈا کی تنسیخ بھی اس زنجیر کی ایک کڑی تھی۔ یہ زنجیر جو جمہوریت کو ازمنہ قدیم کے قید خانہ میں محبوس کرنے کے لئے بڑی عجلت سے ڈھالی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس میں کوئی وقت ضائع نہیں ہونے دیا۔ ذرا ان کی برق رفتاری اور چابک دستی کا تصور کیجئے۔ وہ جو کھیل رچانے میں مصروف تھے۔ اس میں انہوں نے مختلف منظروں کے درمیان پردہ گرنے کی تاخیر بھی حائل نہیں ہونے دی۔ اس کھیل کا پہلا منظر پروڈا کی تنسیخ تھا۔ سٹیج پر یہ منظر سامنے آیا اور غائب ہو گیا۔ اور کسی درمیانی مرحلہ کے بغیر نیا منظر یعنی گورنر جنرل یعنی صدر مملکت کے اختیارات میں کمی کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا۔ یہ مناظر ایک ہی کھیل کے ابتدائیہ اور اختتامیہ تھے یہ کھیل سیاسی اقتدار و اختیار کی رسہ کشی کا تھا۔ اقتدار و اختیار کی اس جنونی سعی و جہد میں ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیئے۔ کہ اس سارے کھیل میں کسی جگہ ملک اور عام آدمی کا نام بھی آتا ہے یا نہیں۔

تباہی و ہلاکت کی راہ

یہ تمام باتیں صاف طور پر اس راہ کی طرف لے جا رہی ہیں۔ جس کے آگے تباہی و ہلاکت کی منزل ہے۔ وزیر اعظم کو جمہوریت کا حقیقی مظہر بنانے کی جو خفیہ کوشش کی گئی ہے وہ سارے اختیار و اقتدار کو چند ہاتھوں میں مرکوز و محدود کر دینے کے رجحان کی غماز ہے۔ فی نفسہ وزیر اعظم کو جملہ اختیارات تفویض کر دینے میں کوئی قباحت نہیں اور موجودہ جمہوریتوں میں بالعموم اسی پر عمل کیا جا رہا ہے لیکن ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ایک ایسی ٹولی کو معرض وجود میں لانے کی واضح سازش کی گئی ہے جس کے ارکان زبانی طور پر جمہوریت نواز ہوں گے۔ لیکن جن کے اعمال و افعال مطلق العنانیت و آمریت کے آئینہ دار ہوں گے۔ ہمیں چند افراد سے اتنی زیادہ دلچسپی نہیں ہے ہماری دلچسپی کا محور و مرکز وہ خیالات و تصورات ہیں جن کے مطابق آگے چل کر پاکستان میں حکومت ہو گی۔

اولاً۔ کیا پاکستان ایک جمہوریہ ہے۔ اور کیا پاکستان جمہوریہ رہے گا؟

عوام اور جمہوریت

اگر پاکستان جمہوریہ ہے۔ تو آیئے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ جمہوریت کا مفہوم کیا ہے۔ اور وہ کون سے تقاضے ہیں۔ جن سے جمہوریت کے پرستاروں کو عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ آئین نہیں بلکہ عوام کا کردار ہی بالآخر جمہوری اصولوں اور عوامل کی حکومت کا ضامن ہو سکتا ہے۔ ہمارا آئین خواہ کتنا ہی جمہوری کیوں نہ ہو۔ چند مجنون اقتدار لیڈروں کی تسلطی ذہنیت اس کی مناسب نشوونما سے پیشتر ہی اسے تباہ کر سکتی ہے۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ جمہوریت امارت کی گود میں جنم نہیں لیتی۔ بلکہ اس کی نشوونما ایک یتیم بچے کی طرح ہوتی ہے۔ اور جو اس کے پرستار ہیں۔ وہ اس کی نگہداشت و پرداخت کرتے ہیں۔ اس کی حالت ایک پودے کی سی ہے۔ جسے باغبان اپنے خون پسینہ سے سینچتا ہے۔ شہرت، ناموری کی طرح اس کی تعمیر میں بھی بہت سے عوامل ممد و معاون ہوتے ہیں لیکن محض ایک غلط اقدام اسے آن واحد میں تہ و بالا کر سکتا ہے۔ ایک عشوہ طراز دوشیزہ کی طرح جمہوریت بھی اپنے پرستاروں سے مستقل اظہار عشق کی طالب ہے۔ اس کی قربان گاہ پر جو لوگ جبیں سائی کرتے ہیں۔ جمہوریت ان سے صرف اس وقت تک ہی خوش رہے گی۔ جب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے اگر آپ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا منہ موڑ لیں۔ تو اس کی جگہ ایک ایسا عفریت آ دبوچے گا۔ جو ان تمام لوگوں کو نگل لینے کو تیار ہو۔ جو اس کے طاقت ور محور میں آ سکتے ہوں۔

عمل کی ضرورت

دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آزادی کے لئے ہم جو کم از کم قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ وہ "دائمی بیداری" ہے۔ جو لوگ یہ قیمت ادا نہیں کر سکتے وہ اپنی آزادی کھو بیٹھتے ہیں اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ وہ کون سے سنہری زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے ہیں۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے۔ کہ جمہوریت کی تبلیغ اچھی ہے لیکن اس پر عمل کرنا اس سے بہتر ہے۔

عدل و انصاف کی طرح محض یہ کافی نہیں کہ جمہوریت پر عمل کیا جائے۔ بلکہ جو لوگ جمہوری حکومت کی شعاعوں سے مستفیض ہو رہے ہوں انہیں بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ جمہوریت پر عمل کیا جا رہا ہے۔

کیا آج پاکستان کا ایک آدمی یہ تصور کر سکتا ہے۔ کہ اس کے ملک میں جمہوریت کی تبلیغ نہیں بلکہ اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ جو شخص حالیہ عجیب و غریب تبدیلیوں کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ وہ اس سوال کا بخوبی جواب دے سکتا ہے۔ اگر وہ شخص یہ کہے۔ کہ گذشتہ تمام سالوں میں اسے ملکوتی نغموں سے ہم آہنگ ہونے کی تلقین کی جاتی رہی ہے۔ اور اب اسے بھیڑیوں کے ساتھ مل کر چیخنے کو کہا جا رہا ہے۔ تو ہمیں ذرا بھی حیرت نہ ہو گی۔

ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے اقتصادی و مالیاتی استحکام کا دارومدار ملک کی سیاسی "آب و ہوا" پر ہے۔ سیاسی استحکام اور جمہوری حکومت کے فقدان سے نہ صرف ہماری اقتصادی دولت کے سرچشمے خشک ہو جائیں گے۔ بلکہ ہم دوست غیر ممالک کی ضروری امداد سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

مسئلہ کا یہ اہم ترین پہلو ہم صرف اپنی تباہی کی قیمت پر ہی نظر انداز کر سکتے ہیں اگر ہم نے مشرق وسطیٰ کی معاصر تاریخ کے خونی الفاظ سے سبق نہ سیکھا تو ہمارا یہ تغافل ایک ایسی تباہی کو دعوت دینے کے برابر ہو گا۔ جسے ہمارے دنیا بھر کے بہترین دوست بھی دور نہ کر سکیں گے۔

مخلصانہ مشورہ

ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ پانی سر سے گذر جائے۔ ہم ان تبدیلیوں کا جائزہ لیں۔ جو ہمارے آئین میں لائی گئی ہیں۔ اور جو ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں دور رس نتائج کی حامل ہیں۔ ان تبدیلیوں کا اثر نہ صرف نئے آئین پر پڑے گا۔ بلکہ آئندہ انتخابات بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ یہ تبدیلیاں جس انداز سے معرض وجود میں لائی گئی ہیں اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے موجودہ حکمران آئین کو ایک ریلوے اوقات نامہ یا ٹیلیفون ڈائرکٹری سے زیادہ نہیں گردانتے۔

لیکن آئین چند اشخاص کے اقتدار و خوشنودی کا کھیل نہیں۔ آئین فلاح عام کی ترویج و ترقی کے لئے ایک تحریر اور ایک جمہوری دستاویز ہے۔ ثانیاً یہ ایک عارضی نوعیت یا محدود حیثیت کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ مستقل نوعیت کا حامل ہے۔ اور قوم کی سیاسی و مجلسی آرزوؤں کا آئینہ دار ہے۔ اقتدار کو کم سے کم ہاتھوں میں مرتکز کرنے کی کوشش یقیناً انقلاب کی راہیں کھول دیگی۔ لیکن یہ تباہی بربادی کا باعث ہو گا

اگر اقتدار کے طالب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آئین کی مدد سے اقتدار کی گدیوں پر زیادہ استواری سے فائز رہ سکتے ہیں تو وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہیں۔ آئین کی توقیر و احترام اور اس سے محبت عوام کے دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے آئین لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ لوگ آئین کے لئے نہیں ہوتے۔ آئین ہم نے خود بنایا ہے۔ اور جو چیز عوام بناتے ہیں۔ وہ اسے توڑ بھی سکتے ہیں۔ آئین کوئی ملکوتی شے نہیں کہ اگر وہ عوام کی ضرورت کو پورا نہ کر سکے۔ تو پھر بھی وہ عوام کے نظریات و عزائم کا آئینہ دار ہو گا۔ لہذا جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آئین ہمیشہ اُن کے آڑے آئے گا۔ اور ان کی بداعمالیوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں اپنی موت کا سامان کر رہے ہیں۔ اور خود اپنی تباہی و بربادی کے لئے منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ انحراف و نافرمانی کے خطرات کے دور کرنے کا موثر طریقہ یہ ہے۔ کہ انحراف و نافرمانی کے خطرات سے آگاہی حاصل کی جائے۔

باقی دیکھو صفحہ ۸

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جنرل اسمبلی میں اسلامی دعاؤں کے ساتھ

اپنی تقریر شروع فرمائی

اقوام متحدہ کی تاریخ میں پہلا موقعہ

لیک سیکسس ۱۳ اکتوبر۔ اسٹار کے نمائندہ خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ابتدائی سیشن میں اقوام متحدہ کی تاریخ کا پہلا موقعہ تھا۔ جب جنرل اسمبلی میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی تقریر کے افتتاحیہ میں اسلامی دعائیہ فقرے سنے گئے۔ غیر اشتراکی ارکان نے ان کی تقریر کے مذہبی حصہ کو پسند کیا اور اس کی اخلاقی قدروں کو سراہا۔ عوامی گیلری میں بیٹھے ہوئے غیر مذہبی افراد کے لئے بھی ان دعاؤں میں ایک اپیل پنہاں تھی۔

تخفیف اسلحہ کے متعلق روس کی تازہ ترین تجاویز زیر بحث

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے روسی مندوب مسٹر وشنسکی نے کل یہاں اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تخفیف اسلحہ کے متعلق تازہ ترین روسی تجویزوں کے سلسلہ میں برطانوی اور فرانسیسی مندوبین کے سوالوں کا جواب دیا۔

برطانوی وزیر مملکت مسٹر سیلون لائیڈ نے کہا کہ اگر روس عام معاہدہ سے پہلے ایٹمی ہتھیاروں پر غیر مشروط پابندی یا اسلحہ میں متناسب تخفیف پر زور دے اور تخفیف اسلحہ پروگرام پر تدریجی عمل درآمد پر راضی ہو جائے۔ تو اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ ترقی ضرور ہو سکتی ہے۔ مسٹر وشنسکی نے کہا۔ کہ روس اب بھی اسلحہ میں متناسب تخفیف کے اصول کا حامی ہے لیکن وہ آگے بڑھنے پر۔ رضامند ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلحہ میں تخفیف اور ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی ایک ساتھ عمل میں آئے گی۔ روس یہ مطالبہ نہیں کرتا۔ کہ اس کی تجاویز پر عمل درآمد کا انحصار ایٹمی ہتھیاروں پر غیر مشروط پابندی ہے۔ لیکن اس کا خیال ہے۔ کہ ایسی پابندی معاہدے کو بہت آسان بنا دے گی۔

اس خیال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے معاملے میں امریکہ کی برتری کمیونسٹ جارحیت رد کنے کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹم بم روسی فوجوں کو کسی صورت میں بھی نہیں روک سکتا۔ کیونکہ ایٹمی اجارہ داری ختم ہو چکی ہے۔ مسٹر وشنسکی نے کہا کہ روس کی طرف سے نگرانی کرنے والے جس ادارے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ وہ خود مختار ہوگا۔ اور حفاظتی کونسل کو ویٹو کے ذریعہ اسکے فیصلوں کو رد کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا تاہم کسی فیکٹری کو بند کرنے کا اختیار صرف حفاظتی کونسل کو ہی ہوگا

حجاز ریلوے دوبارہ تعمیر کی جائے گی

لندن ۱۳ اکتوبر "الکازرٹ" کی اطلاع ہے کہ دمشق میں ماہرین کی حالیہ ملاقاتوں کے نتیجہ پر حجاز ریلوے کے اس حصہ کو از سرنو تعمیر کیا جائے گا۔ جو مکہ اور مدینہ کو ملاتی ہے۔ اسے مزید وسعت بھی دی جائے گی۔ حج کے زمانہ میں مدینہ جانے اور آنے والے حاجیوں کو اس سے بہت سہولت ہو جائے گی۔

مختلف اشیاء میں ایٹم کے اجزا کی تحقیق کی جائیگی

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ شکاگو کے صنعت کاروں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ ایلنز کی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے زیر نگرانی باہم مل کر جوہری ری ایکٹر کے لئے سرمایہ فراہم کریں۔

اس پر تقریباً پانچ لاکھ ڈالر لاگت آئے گی۔ اور انسٹی ٹیوٹ کا شعبہ تحقیق اسے چلائے گا۔ اس سکیم پر عمل درآمد کرنے کے لئے سرکاری جوہری توانائی کمیشن سے رسمی اجازت بھی لینی پڑے گی۔

یورانیم سلفیٹ کے ذریعے اس ایکٹر میں نیوٹرون اور بہت طاقتور گیسی شعاعیں تیار ہوں گی۔ عملی شعبہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ غذائی اشیاء میں ایٹم کی ترتیب کیا ہے۔ عرصہ سے ایکس رے سے یہ کام لیا جا رہا ہے۔ مگر امید کی جا رہی ہے کہ ایٹمی ایریٹس اس شعبہ میں بہت زیادہ ترقی کا باعث ہوگا۔ روزانہ استعمال کی متعدد اشیاء مثلاً ربڑ اور شیشے کا معائنہ کیا جائے گا۔ تاکہ ان کی ایٹمی ترتیب کو اس طرح تبدیل کر دیا جائے۔ کہ وہ اپنی ظاہری حیثیت تبدیل کئے بغیر زیادہ پائیدار ہو جائیں۔ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے بھی کچھ سرمایہ لگایا جائیگا۔ مگر توقع ہے کہ زیادہ روپیہ کمپنیاں ہی مہیا کریں گی۔ اور اسکے عوض انہیں صنعتی طور پر نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی جائینگی۔ یہ ری ایکٹر امریکہ میں اپنی نوعیت کا پہلا ہوگا۔

(بقیہ صفحہ (۶))

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو لوگ انتہائی مستعدی سے حکومت کی فرمانبرداری کرتے ہیں وہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو آزادانہ ماحول میں سانس لیتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہم عوام کو صرف اسی صورت میں حکومت کا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم انہیں اگر وہ چاہیں، حکومت سے اظہار ناپسندیدگی کے مواقع بھی بہم پہنچا سکیں

ہمارے حکمرانوں کو یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک آزاد جمہوری قوم ہمیشہ ملک کے قانون سے زیادہ اپنی ارض پاک سے محبت کرتی ہے اور انہیں یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ان کی سازشوں سے زیادہ طاقتور ایک اور طاقت بھی موجود ہے۔ اور یہ عوام کی طاقت ہے۔

پاکستان اور سویڈن کے درمیان عنقریب فنی امداد کا سمجھوتہ ہو جائیگا

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان اور سویڈن کے درمیان عنقریب فنی امداد کے معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ پاکستان کی فنی ضروریات کا تخمینہ لگانے کے لئے سویڈن کا ایک وفد گذشتہ مارچ میں یہاں آیا تھا۔ اور اس نے حکومت سویڈن کو اپنی رپورٹ پیش کر دی تھی۔

بعد ازاں پاکستانی افسروں پر مشتمل ایک وفد سویڈن گیا تھا۔ اور اس نے حکومت سویڈن کے حکام سے گفت و شنید کی تھی، قیاس کیا جاتا ہے کہ گفت و شنید آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں ہی پاکستان کو سویڈن کی فنی اعانت حاصل ہو جائے گی — اس اعانت کا بنیادی مقصد پاکستان کو اشیائے صارفین میں خود کفیل بنانا ہے۔ سویڈن کے وزیر مختار برائے ایران کراچی پہنچ کر اس سمجھوتہ پر دستخط کریں گے۔ لیکن اس سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد بھی عملدرآمد ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔

سندھ میں ایک فی صد عورتیں تعلیمیافتہ ہیں

حیدرآباد (سندھ) ۱۳ اکتوبر۔ سندھ اسمبلی کی رکن اور حکومت سندھ کی سابق مشیر تعلیم بیگم فاطمہ آغا نے گورنمنٹ گرلز کالج کی یونین کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ میں صرف ایک فی صد عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔

مشرقی پنجاب میں ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف متحدہ محاذ

لدھیانہ ۱۲ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے انتخابات ۲۵ نومبر کو شروع ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان انتخابات میں کمیونسٹ، کانگرسی خالصہ دل اور آزاد امیدوار اکالی دل کے مشہور لیڈروں ماسٹر تارا سنگھ، گیانی کرتار سنگھ اور پرنسپل اقبال سنگھ کے خلاف بھی امیدوار کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ ماسٹر تارا سنگھ لدھیانہ اور امرتسر کے ضلعوں سے بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ ان کا مقابلہ مسٹر کالا سنگھ ماسٹر وزیر سنگھ اور مسٹر سنت سنگھ سیکھوں کر رہے ہیں

یوکرین ریڈیو میں مذہب کیخلاف پروپیگنڈا

ویانا ۱۳ اکتوبر۔ سوویٹ یونین مذہب کو امن اور عورتوں کی خوشحالی کا دشمن قرار دے رہی ہے۔ یوکرین کے ریڈیو سٹک نے ۱۵ اکتوبر کو اپنے ایک نشریہ میں کہا کہ مذہب کی وجہ سے عورتوں اور معاشرہ کو سخت نقصان پہونچا ہے اور یہ کہ مذہب امن آزادی اور جمہوریت کا دشمن ہے ریڈیو نے کہا " مذہب نے عورت کو خاندان اور معاشرہ میں ایک خوشامدی کی حیثیت دے رکھی ہے۔ مذہب عورت کو ایک کمتر درجہ کی ایسی مخلوق قرار دے کر جو آزادانہ طور پر کام نہیں کر سکتی اس کا تمسخر اڑاتا ہے۔ اس کی توہین کرتا ہے۔ اس کی ذہنی نشوونما کو نقصان پہونچاتا ہے۔ اور سیاسی اور ثقافتی سرگرمیوں میں اسکے حصہ لینے کی راہ میں دیوار بنکر کھڑا

تجارتی نرخ

ماش سیاہ ۱۴/- تا ۱۵/۰۔ ماش سبز ۱۵/- تا ۱۶/-۔ مونگ ہارون آباد ۱۴/- تا ۱۴/۸/-۔ مونگ پنجاب ۱۲/۸/-۔ مسور سندھ ۲۳/-۔ مسور پنجاب ۱۵/۰۔ چنے سیاہ ۹/۸/- تا ۹/۱۴/-۔ چنے سفید ۱۱/- تا ۱۵/-۔ باجرہ ۱۱/۸/-۔ مکی سرخ ۸/۸ تا ۸/۱۲۔ مکی سفید ۸/۸ تا ۸/۱۲۔ چاول باسمتی ۲۶/- تا ۳۰/-۔ چاول سفید موٹا ۱۶/-۔ چاول ٹوٹا باسمتی ۱۵/۰ تا ۱۶/۰۔ بیسن ۱۱/۸۔ دال چنے ۱۱/-۔ دال ماش ۱۸/۰۔ دال مسور ۱۹/۸۔ دال مونگ ۱۷/-۔ دال ماش سفید ۲۱/۰ تا ۲۲/۴۔ دال مونگ سفید ۲۵/۰ تا ۲۶/۰۔ دال ماش سپیشل ۲۲/-۔ دال مونگ سپیشل ۲۱/-۔

صراف

سونا پاسہ ۹۴/- روپے فی تولہ۔ سونا تیزابی ۹۳/۴ فی تولہ۔ کھلا بازار ۹۳/۱۲ سونا بند بازار ۹۴/۱۲۔ چاندی سکہ ۱۲۷/-۔ چاندی تیزابی ۱۵۱/-۔ چاندی ٹھوبی ۱۴۰/-۔ پونڈ ۶۳/۱۲

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تین سو روپے کا عطیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ ممبران کی خدمات سیلاب کمشنر کے سپرد کر دیں

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ مکرم نائب معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مطلع فرماتے ہیں کہ حالیہ سیلاب میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے بہت نمایاں کام کر کے ثابت کر دیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا شعبہ خدمت خلق مصیبت کے وقت کسی قسم کا امتیاز کئے بغیر خدمت کرتا ہے۔ اس کی تفصیلات اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ کام بہت زیادہ مالی امداد چاہتا ہے۔ مجلس کے ذرائع اتنے وسیع نہیں ہیں تاہم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس کام کو جاری رکھنے میں مدد دینے کے لئے مبلغ تین صد روپے کی رقم قائد صاحب خدام الاحمدیہ لاہور کو بھجوائی ہے۔

اس سے قبل مجلس مرکزیہ کی طرف سے زائن گنج کے فسادات میں مستحقین کی امداد کے لئے ایک سو روپیہ اور مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے دو سو روپے بھجوائے جا چکے ہیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں سیلاب کی وجہ سے پیدا شدہ حالات میں مدد دینے کے سلسلے میں مقامی اراکین خدام الاحمدیہ کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ ان سب کو مجموعی طور پر عنقریب شائع کر دیا جائیگا۔

گذشتہ مہینے میں پنجاب میں جونہی سیلاب کی آمد کا خطرہ پیدا ہوا۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر صاحب کی طرف سے سیلاب کمشنر کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی کہ جملہ خدام کی خدمات آپ کے سپرد کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ان کی طرف سے شکریہ کی چٹھی موصول ہوئی۔ نیز خدام کو یہ ہدایت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ کہ وہ مقامی حکام سے رابطہ پیدا کریں۔ سیلاب کمشنر صاحب کو اطلاع دی گئی۔ کہ اس قسم کی ہدایت پہلے ہی جاری کی جا چکی ہے۔

سیلاب زدہ مواضعات میں مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی خدمات

حالیہ سیلابوں میں مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ نے جو امدادی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کے متعلق مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۷ ستمبر کو سیالکوٹ شہر کی حالت جونہی قدرے بہتر ہوئی تو شہر کی شمالی سمت کے سیلاب زدہ مواضعات کی امداد کے سلسلہ میں ایک وفد جو سات خدام پر مشتمل تھا مواضعات کا دورہ کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔ جس نے شام کو واپس آکر اپنی رپورٹ پیش کی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن ۲۸ ستمبر کو خدام کی ایک پارٹی امدادی کام کے لئے بھجوا دی گئی۔ جس نے موضع بھگت پور میں جا کر ایک گری ہوئی دیوار جو کہ بارہ فٹ لمبی ساڑھے پانچ فٹ اونچی اور ایک فٹ چوڑی تھی تعمیر کی۔ اس کے علاوہ دیگر اہالیان دیہہ کو بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ مواضعات خوبیے والی۔ کرشنا والی اور پنڈی اوانیاں میں جا کر بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ جس پر اہالیان نے شکریہ ادا کیا۔ دیوار بناتے وقت چند سرکاری اہلکاران بھی موقع پر پہنچے جنہوں نے خدام کی خدمات کو بہت سراہا۔ لوگ بھی اس منظر پر حیران تھے۔ کہ یہ شہری صاف ستھرا لباس پہنے ہوئے مصیبت زدہ اشخاص کی دیواریں بنا رہے ہیں۔ یکم اکتوبر کو صوفی محمد احمد صاحب تمر کی زیر قیادت بارہ خدام کی ایک امدادی پارٹی صبح سیالکوٹ سے روانہ ہو کر چار میل دور موضع اودہ چوکی پہنچی۔ راستہ میں مواضعات لنگڑے والی رکلکے والی سیداں والی۔ آلو عکب اور ملوچنی میں پہنچ کر لوگوں سے پوچھا کہ اگر آپ کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے تو اس کے لئے خدام حاضر ہیں۔ جس پر لوگوں نے شکریہ ادا کیا۔ وہاں سے خدام کی یہ امدادی پارٹی موضع اودہ میں پہنچی۔ وہاں بھی اعلان کیا گیا۔ چنانچہ ایک آدمی نے آکر خدمت کے لئے کہا۔ چنانچہ خدام نے فوراً موقعہ پر پہنچکر اس شخص کی حسب مرضی کھیت سے ڈھکر یوں اور ٹوکریوں میں مٹی لا کر اس کے مکان کے اندر بھرتی ڈالی جب اس کی خواہش کے مطابق کام ہو گیا۔ تو اس نے خدام کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد خدام پھر سیالکوٹ کو واپس روانہ ہوئے۔ مگر جب یہ راستے میں خدام سلطان پور کے قریب پہنچے۔ تو وہاں سڑک کو ٹوٹے ہوئے پایا گیا۔ جس میں پانی کھڑا تھا چونکہ اب وقت کافی ہو چکا تھا۔ اس لئے آئندہ گروپ کے لئے یہ کام تجویز کیا گیا۔ خدام کی اس پارٹی کے ارکان نے جس مستعدی سے موضع اودہ میں کام کیا۔ اہالیان دیہہ اس کے بہت شکرگذار رہے۔

پٹنہ کی سڑکوں پر وزیروں نے جھاڑو دی

پٹنہ ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر شونندن منڈل وزیر قانون بہار کی سرکردگی میں کل دو سو شہریوں نے پٹنہ کی مختلف سڑکوں کی صفائی کی۔ یاد رہے کہ یہ صفائی کل سے بہار میں صفائی کے پندرھواڑہ کے افتتاح پر کی گئی۔

بھینسے کو مارنے پر فساد

کلکتہ ۱۳ اکتوبر: یہاں سے چار میل کے فاصلے پر کمارھٹی کے مقام پر ایک بھینسے کی وجہ سے فساد ہو گیا۔ جس میں ۲۴ آدمیوں کے چہرے پر زخم آئے۔ چھ اشخاص شدید زخمی ہوئے۔ اور ان کو ہسپتال بھیجنا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بچہ اپنی گڈی کیلئے مانجھا سوت رہا تھا کہ ایک بھینسا وہاں پہنچ گیا۔ اور اس کے دوڑنے سے سارا مانجھا خراب ہو گیا۔ جب اس لڑکے نے بھینسے کو مارا تو بھینسے کے مالک نے اعتراض کیا۔ اس پر لڑائی شروع ہو گئی۔ پولیس نے پہنچ کر امن قائم کیا اور دس اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

ہریجنوں کا داخلہ روکنے کے لئے مندروں میں تالے ڈالدیئے

راجکوٹ ۱۳ اکتوبر۔ بعض فرقہ پرست سوراشٹر میں ہریجنوں کو مندروں میں داخلہ سے روک رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے خلاف حکومت سوراشٹر سخت کاروائی کرنے والی ہے۔ گاندھی جینتی کے موقع پر چھوت چھات چھوڑنے کی اپیلیں کر رہے تھے۔ تو بعض بعض مقامات پر لوگ ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر مندروں کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ تاکہ اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ سے روک دیں۔ موضع چولی میں وزیروں اور سماجی کارکنوں کی انتہائی کوشش کے باوجود بھی ہریجنوں کو دیوی دیوتاؤں کے درشن نہیں کرنے دیئے گئے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض بعض مقامات پر ہریجنوں کے داخلہ کو روکنے کے لئے کئی دن پہلے سے ہوٹلوں۔ مندروں اور دیہات کے جوہڑوں کو مقفل کر دیا گیا تھا۔

یاد رہے۔ کہ اس سے قبل اطلاع ملی تھی۔ کہ گوالیار کے جین مندروں کو بھی ہریجنوں کو داخلہ سے روکنے کے لئے مقفل کر دیا گیا تھا۔

یو پی آئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چھوت چھات کے خلاف مہم کے دوران میں سوراشٹر کے جن بعض مندروں میں ہریجن داخل ہو گئے تھے مندروں کے منتظمین نے ان مندروں کو پاک کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ مندر ناپاک ہو گئے تھے۔ بعض ہوٹل جن میں ہریجن داخل ہو گئے تھے ان کو بھی پاک کیا جا رہا ہے۔

روس اور کمیونسٹ چین کے نمائندوں کی اہم کانفرنس
ایشیائی معاملات نپٹانے کرنے کا فیصلہ

پیرس ۱۳ اکتوبر۔ حال ہی میں پیکنگ میں چین اور روس کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسئلہ کوریا پر ایک اور کانفرنس کے انعقاد کی مغربی ممالک کو دعوت دی جائے۔ اس کانفرنس کے خاتمہ پر ایک اعلان جاری کیا گیا۔ جسے ماسکو ریڈیو نے نشر کیا۔ اس اعلان کے خاص خاص نکات یہ ہیں (۱) پورٹ آرتھر سے روسی فوج واپس بلالی جائے گی۔ اور تمام مشینیں اور کارخانے ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء تک چین کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ (۲) دونوں حکومتیں اہم بین الاقوامی تنازعات کو طے کرانے کی کوشش کریں گی۔ ایشیائی معاملات کو پہلے طے کرایا جائے گا۔ (۳) روس اور چین کی حکومتیں آپس میں باہمی مفاد کے مسائل پر اور امن و تحفظ سے تعلق رکھنے والے مسائل پر مشورہ کریں گی۔

نااہلیت اور بددیانتی کے انسداد کے لئے حکومت پنجاب کی کاروائی

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے حال ہی میں ایک ریٹائرڈ تحصیلدار کی پنشن ۱۲۸/۱۲ سے گھٹا کر ۱۵۰/- ماہانہ کر دی ہے۔ کیونکہ اس کی ملازمت کا ریکارڈ مجموعی طور پر تسلی بخش نہیں تھا۔

سرکاری ملازموں میں سے نااہلیت، بددیانتی اور دیگر عیوب کی بیخ کنی کرنے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سول سروس رولز کے تمام قواعد کو پوری طرح بروئے کار لایا جائے جن کے تحت ایک ریٹائر ہونے والے افسر کی پنشن میں اس بنا پر تخفیف کی جا سکتی ہے۔ کہ اس کی ملازمت کا تمام ریکارڈ تسلی بخش نہیں تھا۔

پنجاب حد بندی کمیٹی کے متعلق خبر کی تردید

لاہور ۱۳ اکتوبر پنجاب مجلس قانون ساز کے حلقے مقرر کرنے کے لئے حد بندی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کے چیئرمین اور ممبروں کی توجہ ایک خبر کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ بعض مقامی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ خبر میں کہا گیا تھا کہ ابتدائی رپورٹ مرتب کرنے کے دوران میں کمیٹی کے چیئرمین اور دو ممبروں کے درمیان مہاجر اور مقامی حلقوں کا امتیاز ختم کرنے کے متعلق نہایت سنجیدہ اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ یہ خبر غلط ہے۔ کمیٹی کی کاروائی کے دوران میں ایسا کوئی موقع نہیں آیا۔ جس میں چیئرمین اور دو ممبروں کے درمیان کچھ اختلافات رونما ہوئے ہوں۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ نے یو پی کے سوڈٹرانسپورٹ کے قانون کو آئین کے منافی قرار دیا ہے۔ اس قانون کے تحت صوبائی حکومت کو اپنے علاقہ میں بسیں چلانے کے لئے اختیارات دیئے گئے تھے۔